

نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

ایک افسانہ یا حقیقت؟

حافظ محمد زبیر *

منکر میں نزول عیسیٰ بن مریم

عصر حاضر میں جن متجددین نے نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اہل سنت کے ہاں متفقہ اور مسلمہ عقیدے کا انکار کیا ان میں سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ، علامہ محمد اسد، سر سید احمد خان، ڈاکٹر محمد اقبال، علامہ تمنا عمادی پھلوری، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبید اللہ سندھی، شیخ محمود ہشتوت، مولانا محمد اسحاق صدیقی ندوی، مولانا شبیر ازہر میرٹھی، جاوید احمد غامدی اور ڈاکٹر شبیر احمد وغیرہم شامل ہیں۔ ہم ان حضرات میں سے چند ہیک کی رائے کو ان کے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔ جناب سر سید احمد خان لکھتے ہیں:

”اسی طرح مہدی و مسیح کی آمد کی جو روایات ہیں وہ ہمارے حصہ میں غیر مسلموں کے ہاتھوں ڈالی گئی ہیں اور قرآن کریم ان لغویات سے پوری طرح پاک ہے۔“ (سر سید احمد خان، جلد ۷، ص ۱۲۳)

علامہ اقبال سے جب مہدی و مسیح کی احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں، میں زیادہ سے زیادہ آپ کو صرف اپنا عقیدہ بتا سکتا ہوں اور بس۔ میرے نزدیک مہدی، مسیحیت اور محمدیت کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔“

(اقبال نامہ، حصہ دوم، خط ۷، ص ۲۳۱)

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

”باقی رہا نزولِ مسیح کا معاملہ تو یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور اگر کسی زمانے میں مسلمانوں کی نجات و سعادت اس پر موقوف رہنے والی تھی تو ضروری تھا کہ قرآن صاف صاف اسے بیان کر دیتا، اسی طرح صاف صاف جس طرح اس نے تمام مہمات دینیہ و اعتقاد یہ بیان کر دی ہیں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ قرآن میں کوئی تصریح موجود نہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں ہم اس کے اعتقاد پر مجبور ہوں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔“ (روزنامہ زمیندار: ۲۶ جون ۱۹۳۶ء لاہور)

مولانا عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں:

”حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ آگیا تو اچھا نہیں تو اس سے کوئی مصیبت نہیں آئے گی، ہم اس کو عقیدہ بنانے کے مخالف ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث ہماری نظر سے نہیں گزری اور جتنی احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں سب کی سب معلل ہیں۔ قرآن مجید میں تو آمدِ مسیح کا یہ مسئلہ بالکل نہیں ہے، بلکہ اس کے خلاف موجود ہے۔“

(عقیدہ انتظارِ مسیح و مہدی، مولانا عبید اللہ سندھی، ص ۱۱)

مولانا محمد اسحاق صدیقی ندوی لکھتے ہیں:

”اس کے ساتھ یہ بھی میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے اور قربِ قیامت حضرت عیسیٰ کے دنیا میں نزول کا عقیدہ قطعاً غلط ہے۔“ (دینی نفسیات، محمد اسحاق صدیقی ندوی، ص ۵۰۵)

شبیر احمد ازہر میرٹھی لکھتے ہیں:

”حضرت عثمانؓ کے اواخرِ عہد سے جموئے لوگوں نے گھڑی ہوئی حدیثیں مسلمانوں میں پھیلائی شروع کر دی تھیں اور یہ منحوس سلسلہ تین صدی تک چلتا رہا۔ ان جموئی حدیثوں کی وجہ سے بعض کہانیاں تو ایسی مشہور کر گئیں کہ معروف و متداول کتب حدیث میں جگہ پالنے کی وجہ سے عقائد کا درجہ پا گئی ہیں۔ یہ مشہور تر کہانیاں تین ہیں: (۱) ابنِ مہدی کے متعلق روایات (۲) خروجِ دجال و نزولِ مسیح کے متعلق روایات (۳) امام مہدی کے ظہور کے متعلق روایات۔“

ڈاکٹر شبیر احمد لکھتے ہیں:

”نوٹ کر لیجئے کہ ہمارے عوام یہ تو کہتے ہیں کہ مہدی و مسیح کی آمد کا ذکر احادیث میں آیا

ہے، لیکن اکثر لوگوں نے یہ روایات خود نہیں پڑھیں۔ یہ نہیں دیکھا کہ ان روایات میں کتنا تضاد ہے، کیا معتمد خیز اور بے سرو پا باتیں کہی گئی ہیں۔ ایسی روایات کو رسول کریم ﷺ سے منسوب کرنا تو جین نہیں تو اور کیا ہے۔ (میں کرچین کیوں نہیں ہوں) ڈاکٹر شبیر احمد (ص ۸۶)

نزول عیسیٰ بن مریمؑ کا قرآن میں تذکرہ

حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قرآن سنت متواترہ اور اہل سنت کے اجماع سے ثابت ہے۔ سب سے پہلے ہم قرآنی دلائل کا تذکرہ کریں گے۔ قرآن مجید میں تین مقامات ایسے ہیں جو کہ نزول عیسیٰ بن مریمؑ کی دلیل بنتے ہیں:

دلیل اول:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا يَا إِلَهَنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٦٧﴾ إِنَّ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٦٨﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ مِنْكُمْ مَلَكًا فِى الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٩﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرْنَ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۖ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَلَا يَصُدُّكُمْ الشَّيْطَانُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٧١﴾ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَرَبِّينَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِى تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٧٢﴾﴾ (الزحرف)

”اور جب عیسیٰ بن مریمؑ کو بطور مثال بیان کیا گیا تو (اے نبی!) آپ کی قوم کے لوگ اس پر چلانے لگے اور انہوں نے کہا: کیا ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ بن مریمؑ)؟ وہ اس بات کو آپ کے سامنے صرف جھگڑا کرنے کے لیے بیان کرتے ہیں، بلکہ وہ ایک جھگڑا الو قوم ہے۔ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ) تو صرف ایک بندے تھے جن پر ہم نے انعام کیا اور انہیں بنی اسرائیل کے لیے ایک مثال بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو لازماً تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین میں جانشین بناتے۔ اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ) البتہ قیامت کی ایک نشانی ہیں پس تم اس (قیامت) کے

بارے میں ہرگز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو۔ یہ ایک سیدھا راستہ ہے۔ شیطان تمہیں (میری اتباع سے) ہرگز نہ روکنے پائے یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ واضح نشانیاں لے کر آیا (تو) اُس نے کہا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور (اس لیے آیا ہوں) تاکہ تمہارے لیے بعض ان باتوں (کی حقیقت) کو کھول دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس تم اسی کی عبادت کرو۔ یہ ایک سیدھا راستہ ہے۔“

یہاں پر ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ الْلِسَانَةَ﴾ کی تفسیر میں چار اقوال نقل کیے گئے ہیں:

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ﴾ میں ’ہ‘ ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور ان کے قیامت سے قبل نزول کو قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ﴾ میں ’ہ‘ ضمیر سے مراد تو حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں لیکن ان کو قیامت کی نشانی اس لیے کہا گیا کہ ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مردوں کے دوبارہ اٹھنے اور بعث بعد الموت پر دلیل ہے۔

(۳) تیسرا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ﴾ میں ’ہ‘ ضمیر سے مراد قرآن مجید ہے۔

(۴) چوتھا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ﴾ میں ’ہ‘ ضمیر سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

ان چار اقوال میں سے تیسرا اور چوتھا قول آیت کے سیاق و سباق کے خلاف ہے۔ آیت کا سیاق و سباق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ﴾ میں ’ہ‘ ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم ﷺ ہیں اس لیے پہلے دو اقوال میں سے کوئی ایک قول ہی صحیح ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب یہ کلام نازل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ کی اس کلام سے مراد (معنی) ایک ہی تھی یا تو اللہ تعالیٰ کی مراد پہلا قول تھا یا پھر دوسرا قول مراد تھا۔ صحابہ کرامؓ و تابعینؓ کی تفسیر، جلیل القدر مفسرین کی آراء اور جمہور مفسرین کے اقوال پہلے قول کو رائج قرار دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفسیر

صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی رائے ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ الْلِسَانَةَ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں۔ امام المفسرین ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حدثنا ابن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن عاصم عن أبي رزين عن يحيى عن ابن عباس "وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ" قال خروج عيسى بن مريم (تفسير طبري: سورة الزخرف: ٦١)
 "حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے۔"

حدثنا أبو كريب قال حدثنا ابن عطية عن فضيل بن مرزوق عن جابر قال كان ابن عباس يقول ما أدرى علم الناس بتفسير هذه الآية أم لم يفتنوا لها وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ قال نزول عيسى بن مريم (أيضا)
 "حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ مجھے علم نہیں کہ کیا لوگوں کو اس آیت کی تفسیر معلوم ہے یا وہ اس آیت کا مفہوم نہیں معلوم کر سکے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا: وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے۔"
 اور بھی بہت سی اسناد کے ساتھ یہ تفسیر حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔ جبکہ امام سیوطیؒ حضرت ابو ہریرہؓ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أخرج عبد بن حميد عن أبي هريرة "وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ" قال خروج عيسى (الدر المنثور: سورة الزخرف: ٦١)
 "حضرت ابو ہریرہؓ وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے۔"

امور غیبیہ میں صحابیؓ کی تفسیر محدثین کی اصطلاح میں حدیث مرفوعہ کہلاتی ہے، یعنی صحابیؓ کی اس تفسیر کو ہم حکما یہی کہیں گے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی تفسیر ہے، کیونکہ صحابیؓ ایسے امور میں اپنی طرف سے بات نہیں کرتا۔ الدکتور محمود الطحان فرماتے ہیں:

هناك صور من الموقوف في ألفاظها و شكلها لكن المدقق في حقيقتها يرى أنها بمعنى الحديث المرفوع لذا أطلق عليها العلماء اسم 'المرفوع حكما' أي انها من الموقوف لفظا المرفوع حكما 'و من هذه الصور: أن يقول الصحابي' الذي لم يعرف بالأخذ عن أهل الكتاب' قولاً لا مجال للاجتهاد فيه و لا تعلق له ببيان لغة أو شرح غريب مثل الأخبار عن الأمور الماضية كبداء الخلق' أو الأخبار عن الأمور الآتية كالملاحم والفتن وأحوال

یوم القيامة' أو الأخبار عما يحصل بفعله ثواب مخصوص أو عقاب مخصوص (تیسیر المصطح: ص ۱۲۰، ۱۲۱)

”موقوف حدیث اپنے الفاظ اور شکلوں کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے اور علم حدیث کا گہرا علم رکھنے والا بعض اوقات اس بات تک پہنچ جاتا ہے کہ بظاہر موقوف نظر آنے والی حدیث درحقیقت مرفوع ہوتی ہے۔ اس لیے علمائے حدیث اس کو ’مرفوع حکمی‘ کا نام دیتے ہیں، یعنی یہ حدیث لفظاً موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔ اور اس کی قسموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسا صحابی جو کہ اہل کتاب سے روایات لینے میں معروف نہ ہو کسی ایسے مسئلے میں کوئی بات کہے جس کا تعلق نہ تو اجتہادی امور سے ہو اور نہ وہ لغت کا بیان ہو اور نہ ہی کسی غریب لفظ کی تشریح ہو جیسا کہ کوئی صحابی امور ماضیہ مثلاً ابتدائے خلق سے متعلق کوئی بات کرے یا آنے والے حالات و واقعات مثلاً جنگوں، فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کے بارے میں کوئی بات کہے۔ یا صحابی کوئی ایسی بات کہے جس میں کسی فعل کے ارتکاب پر کسی خاص ثواب یا عذاب کا تذکرہ ہو.....“

پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ تفسیر حکماً اللہ کے رسول ﷺ کی تفسیر ہے اور صحابی کی ایسی تفسیر حجت ہے جس کا قبول کرنا واجب ہے۔

تابعین کی تفسیر

تابعین میں مجاہدؒ، قتادہؒ، سدّیؒ، ضحاکؒ اور ابن زیدؒ کا کہنا یہ ہے کہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں۔ امام المفسرین ابن جریر طبریؒ لکھتے ہیں:

حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا أبو عاصم قال ثنی عیسی و حدثنی الحارث قال ثنا لحسن قال ثنا ورقاء جمیعاً عن ابن أبی نجیح عن مجاهد قوله وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ قال آیه للسّاعة خروج عیسی بن مریم قبل یوم القيامة (تفسیر طبری: سورة الزخرف: ۶۱)

”حضرت مجاہدؒ، ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نکلنا ہے۔“

حدثنا بشر قال حدثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ نزول عیسی بن مریم علم للسّاعة (ایضاً)

”حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے۔“

حدثنا محمد قال ثنا أحمد قال ثنا أسباط عن السدي وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ قال خروج عيسى بن مريم قبل يوم القيامة (أيضا)
”حضرت سدیؒ سے روایت ہے کہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے۔“

حدثت عن الحسين قال سمعت أبا معاذ يقول أخبرنا عبيد قال سمعت الضحاك يقول في قوله وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ يعني خروج عيسى بن مريم و نزول من السماء قبل يوم القيامة (أيضا)
”حضرت ضحاکؒ سے مروی ہے کہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا خروج اور قیامت سے پہلے آسمان سے نزول مراد ہے۔“

حدثني يونس قال أخبرنا ابن وهب قال قال ابن زيد في قوله وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ قال نزول عيسى بن مريم علم للساعة حين ينزل (أيضا)
”حضرت ابن زیدؒ سے روایت ہے کہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا نزول ہے جبکہ وہ نازل ہوں گے۔“

جلیل القدر مفسرین کی آراء:

امام ابن کثیرؒ (متوفی ۷۷۴ھ) ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:
”وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ“ تقدم تفسير ابن اسحاق ان المراد من ذلك ما بعث به عيسى عليه السلام من احياء الموتى و ابراء الأكمه و الأبرص و غير ذلك من الأسقام و في هذا نظر و أبعد منه ما حكاه قتادة عن الحسن البصري و سعيد بن جبیر أی الضمیر فی (وانه) عائذ علی القرآن بل الصحيح انه عائذ علی عيسى عليه السلام فان السياق فی ذكره ثم المراد بذلك نزوله قبل يوم القيامة..... وقد تواترت الأحاديث عن رسول الله ﷺ أنه أخبر بنزول عيسى بن مريم قبل يوم القيامة اماما عادلا و حكما مقسطا (تفسير ابن كثير: الزخرف: ٦١)

”ابن اسحاق“ نے ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے معجزات ہیں۔ مثلاً مردوں کو زندہ کرنا، کوڑھی اور پیدائشی اندھے اور دوسری بیماریوں والوں کو تندرست کرنا، لیکن یہ تفسیر محل نظر ہے اور اس سے بھی زیادہ دور کی تفسیر وہ ہے جو کہ قتادہؒ نے حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ سے بیان کی ہے کہ ”ضمیر قرآن کی طرف لوٹ رہی ہے“ بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہے..... اور رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ قیامت سے پہلے عادل اور منصف حکمران بن کر نازل ہوں گے۔“

امام الحواری ابو حیان الاندلسیؒ (متوفی ۷۴۵ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

والظاهر أن الضمير في ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ يعود على عيسى اذ الظاهر

في الضمائر السابقة أنها عائدة عليه (البحر المحيط: الزخرف: ۶۱)

”اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ سابقہ ضمائر بھی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہی کی طرف لوٹ رہی ہیں۔“

امام شوکانیؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قَالَ مجاهد والضحاك والسدي وقادة أن المراد المسيح وان خروجه مما يعلم به قيام الساعة لكونه شرطاً من أشراطها لأن الله سبحانه وتعالى ينزله من السماء قبيل قيام الساعة كما أن خروج الدجال من أعلام الساعة وقال الحسن و سعيد بن جبیر المراد القرآن لأنه يدل على قرب مجيء الساعة وبه يعلم وقتها وأحوالها وأحوالها وقيل المعنى أن حدوث المسيح من غير أب وإحياءه الموتى دليل على صحة البعث وقيل الضمير لمحمد ﷺ والأول أولى (فتح القدیر: الزخرف: ۶۱)

”مجاہد، ضحاك، سدی اور قتادہؒ کا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد مسیح بن مریمؑ ہیں اور ان کے نکلنے سے قیامت کا علم حاصل ہوگا، کیونکہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو قیامت سے کچھ پہلے آسمان سے نازل فرمائیں گے جیسا کہ دجال کا نکلنا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ کے نزدیک اس سے مراد قرآن ہے کیونکہ قرآن قیامت کے آنے پر

دلائل کرتا ہے اور اسی قرآن سے اس قیامت کا وقت اس کے حالات اور واقعات کا علم ہوتا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اور ان کا مردوں کو زندہ کرنا قیامت کی نشانی ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں، لیکن پہلا قول رائج ہے۔

علامہ شافعیؒ (متوفی ۱۳۹۳ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

التحقيق أن الضمير في قوله (وَإِنَّهُ) راجع الى عيسى لا الى القرآن ولا الى النبي ﷺ ومعنى قوله "لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ" على القول الحق الصحيح الذي يشهد له القرآن العظيم و السنة المتواترة هو أن نزول عيسى في آخر الزمان حيا علم للساعة أى علامة لقرب مجيئها لأنه من أشرطها الدالة على قربها (أضواء البيان: الزخرف: ۶۱)

”تحقیق اسی بات کی مقتضی ہے کہ ”اِنَّهُ“ میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف رائج ہے نہ کہ قرآن یا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف اور ﴿لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کا معنی صحیح قول کے مطابق جو کہ قرآن و سنت متواترہ سے بھی ثابت ہے یہ ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا یہ نزول قیامت کے قریب آنے کی ایک علامت ہے کیونکہ وہ ان علامات میں سے ہیں جو کہ قیامت کے قرب پر دلالت کرتی ہیں۔“

شیخ الازہر علامہ سید ططاویؒ ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فقال (وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ) فالضمير في (اِنَّهُ) يعود الى عيسى لأن السياق في شأنه و قيل يعود الى القرآن أو الى الرسول و ضعف ذلك لأن الكلام في شأن عيسى والمعنى وان عيسى عند نزوله من السماء في آخر الزمان حيا ليكون علامة على قرب قيام الساعة (الوسيط: الزخرف: ۶۱)

”اِنَّهُ“ میں ضمیر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ پیچھے ان کا تذکرہ ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر قرآن کی طرف لوٹ رہی ہے یا رسول ﷺ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یہ قول ضعیف ہے کیونکہ یہ کلام حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی شان میں ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آخری زمانے میں زندہ نازل ہونا قیامت کے قرب کی علامت ہے۔“

سید قطب شہیدؒ (متوفی ۱۳۸۷ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

و قد وردت أحاديث شتى عن نزول عيسى الى الأرض قبيل الساعة و هو ما تشير اليه الآية وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ وهو غيب من الغيب الذى حدثنا عنه الصادق الأمين و أشار اليه القرآن الكريم و لا قول فيه بشر الا ما جاء فى هذين المصدرين الثابتين الى يوم الدين (فى ظلال القرآن: الزخرف: ٦١)

”قیامت سے کچھ پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے زمین پر نزول کے بارے میں بہت سی روایات موجود ہیں اور اسی بات کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے..... اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا یہ نزول غیب کی خبروں میں سے ایک خبر ہے جس کی خبر ہمیں صادق اور امین رسول ﷺ نے دی ہے اور اس کی طرف قرآن نے بھی اشارہ کیا ہے۔ اور کسی بشر کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس چیز کا انکار کرے جس کا ان دو مصادرِ دیدیہ (قرآن و سنت) میں تذکرہ ہو جو کہ قیامت تک باقی رہیں گے۔“

جمہور مفسرین کے اقوال

تفسیر مقاتل: معروف تابعی مفسر مقاتل بن حیانؒ (متوفی ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ يقول نزوله من السماء علامة الساعة (تفسیر

مقاتل ابن حیان: الزخرف: ٦١)

”﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامت ہے۔“

معانی القرآن: امام ابو جعفر النجاشیؒ (متوفی ۳۳۸ھ) فرماتے ہیں:

و معنى (لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ) يعلم بنزول عيسى أن الساعة قد قربت (معانی

القرآن: الزخرف: ٦١)

”﴿لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے نزول سے یہ معلوم ہوگا کہ قیامت قریب ہے۔“

بحر العلوم: امام الہدی ابولیت سرقدیؒ (متوفی ۳۷۵ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ یعنی نزول عیسیٰ بن مریم علامۃ لقیام الساعۃ (بحر العلوم: الزخرف: ۶۱)

”﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کے قائم ہونے کی ایک علامت ہے۔“

لطائف الاشارات: امام قشیریؒ (متوفی ۴۶۵ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ یعنی بہ عیسیٰ اذا أنزلہ من السماء فهو علامۃ الساعۃ (لطائف الاشارات: الزخرف: ۶۱)

”﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں جو کہ آسمان سے نازل ہوں گے اور وہ قیامت کی ایک علامت ہیں۔“

الوجیز: امام ابوالحسن الواحدیؒ (متوفی ۴۶۸ھ) لکھتے ہیں:

”﴿وَإِنَّهُ﴾ ای وان عیسیٰ (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) بنزوله يعلم قیام الساعۃ

(تفسیر واحدی: الزخرف: ۶۱)

”﴿وَإِنَّهُ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کے نزول سے قیامت کا علم ہوگا۔“

تفسیر بغوی: محی الدین امام بغویؒ (متوفی ۵۱۶ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

﴿وَإِنَّهُ﴾ یعنی عیسیٰ بن مریم (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) یعنی نزولہ من أشرط الساعۃ يعلم بها قربها (تفسیر بغوی: الزخرف: ۶۱)

”﴿وَإِنَّهُ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کا نزول قیامت کی ایک علامت ہے جس سے قیامت کے قریب ہونے کا علم ہوگا۔“

تفسیر کشاف: امام اللہ علامہ زبیریؒ (متوفی ۵۳۸ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ﴾ وان عیسیٰ (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ) ای شرط من أشرطها تعلم به

(تفسیر کشاف: الزخرف: ۶۱)

”﴿وَإِنَّهُ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں جبکہ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں جن کے ذریعے قیامت کا علم ہوگا۔“

تفسیر رازی: امام المتکلمین فخر الدین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ أَى عِيسَى (لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) شرط من أشراطها تعلم به

(مفاتيح الغيب: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ وہ

قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں کہ جس سے قیامت کا علم ہوگا۔“

تفسیر قرطبی: امام قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) (وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قلت ثبت في صحيح مسلم و ابن ماجة عن أبي هريرة قال قال رسول

الله ﷺ لينزل عيسى بن مريم حكما عادلا..... قال علمائنا فهذا نص

على أنه ينزل مجددا للدين النبى ﷺ (تفسير قرطبي: الزخرف: ٦١)

”میں یہ کہتا ہوں کہ صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے

یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ایک عادل

حکمران بن کر نازل ہوں گے..... ہمارے علماء (یعنی مالکیہ) کا کہنا یہ ہے کہ یہ

روایات اس بارے میں نص ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اللہ کے نبی ﷺ کے دین

کے مجدد بن کر نازل ہوں گے۔“

معالم التنزیل: امام بیضاوی (متوفی ۶۹۲ھ) (وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) وان عيسى (لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) لأن حدوثه أو نزوله من أشراط

الساعة يعلم به دنوها (البيضاوى: الزخرف: ٦١)

”یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کا پیدا ہونا یا ان کا نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے

ہے جس سے قرب قیامت کا علم ہوگا۔“

مدارک التنزیل: امام ابوالبرکات النسفی (متوفی ۷۱۰ھ) (وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) کی

تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) وان عيسى مما يعلم به مجيء الساعة (تفسير

نسفی: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم سے قیامت کے

آنے کا علم حاصل ہوگا۔“

لباب التأویل: امام خازن (متوفی ۷۴۱ھ) (وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلْسَّاعَةِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) یعنی عیسیٰ (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) یعنی نزولہ من اُشراط الساعة يعلم بہ قربہا (تفسیر خازن: الزخرف: ٦١)

”یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ہے جس سے اس کے قرب کا علم ہوگا۔“

اللباب فی علوم الکتاب: امام ابن عادل الحنفیؒ (متوفی ٨٦٠ھ) فرماتے ہیں:

معنی الآية أن نزول عيسى من اُشراط الساعة يعلم بها قربها

(اللباب: الزخرف: ٦١)

”اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے جس سے قرب قیامت کا علم ہوگا۔“

نظم الدرر: امام برہان الدین بقائیؒ (متوفی ٨٨٥ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) اُی عیسیٰ علیہ السلام (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) اُی نزولہ مسبب للعلم

بقرب الساعة (نظم الدرر: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کا نزول قرب قیامت کے علم کا سبب ہے۔“

تفسیر جلالین: امام جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ٩١١ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) اُی عیسیٰ (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) تعلم بنزوله (تفسیر جلالین: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں اور لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کے نزول سے قیامت کا علم ہوگا۔“

ارشاد العقل السليم: امام ابو سعود العمادیؒ (متوفی ٩٨٢ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) وان عيسى (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) اُی وأن نزوله شرط من اُشراطها

(تفسیر ابو سعود: الزخرف: ٦١)

”یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔“

روح المعانی: علامہ آلوسیؒ (متوفی ١٢٤٠ھ) ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) اے عیسیٰ بن مریم (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) اے اُنہ بنزولہ شرط من

أشراطها (روح المعانی: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد یہ ہے کہ ان کا

نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔“

تفسیر البحر المدید: ابن عجمیہ (متوفی ١٢٢٣ھ) لکھتے ہیں:

(وَإِنَّهُ) اے عیسیٰ (لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ) اے مہما یعلم بہ مجيء الساعة (البحر

المدید: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد ہے کہ حضرت

عیسیٰ بن مریم سے قیامت کا علم حاصل ہوگا۔“

تفسیر مظہری: ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ١٢٢٥ھ) لکھتے ہیں:

وَإِنَّهُ یعنی عیسیٰ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ اے نزولہ من أشرط الساعة یعلم بہ

قربها (تفسیر مظہری: الزخرف: ٦١)

”وَإِنَّهُ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ سے مراد ہے کہ ان کا

نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے جس سے قیامت کے قرب

کا علم ہوگا۔“

فتح البیان: نواب صدیق الحسن خان قنوجی (متوفی ١٣٤٥ھ) لکھتے ہیں:

”وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ“ قال مجاهد والضحاك والسدي وقادة أن المراد

المسيح وان خروجه مما يعلم به قيام الساعة لكونه شرطاً من أشرطها لأن

الله سبحانه وتعالى ينزله من السماء قبيل قيام الساعة كما أن خروج

الدجال من أعلام الساعة وقال الحسن وسعيد بن جبیر المراد القرآن لأنه

يدل على قرب مجيء الساعة وبه يعلم وقتها وأحوالها وأحوالها وقيل

المعنى أن حدوث المسيح من غير أب وحياءه الموتى دليل على صحة

البعث وقيل الضمير لمحمد ﷺ والأول أولى (فتح البیان: الزخرف: ٦١)

”مجاہد، ضحاك، سدی اور قادی کا قول یہ ہے کہ ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمُ لِلسَّاعَةِ﴾ سے مراد مسیح

ابن مریم ہیں اور ان کے نکلنے سے قیامت کا علم حاصل ہوگا، کیونکہ وہ قیامت کی

علامات میں سے ایک علامت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو قیامت سے کچھ پہلے آسمان

سے نازل فرمائیں گے جیسا کہ دجال کا نکلنا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ حسن بصریؒ اور سعید بن جبیرؒ کے نزدیک اس سے مراد قرآن ہے کیونکہ قرآن قیامت کے آنے پر دلالت کرتا ہے اور اسی قرآن سے اس قیامت کا وقت اس کے حالات اور واقعات کا علم ہوتا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اور ان کا مردوں کو زندہ کرنا قیامت کی نشانی ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں، لیکن پہلا قول رائج ہے۔

ایسر التفاسیر للجزائری: علامہ ابو بکر الجزائری لکھتے ہیں:

أى وأن عيسى لعلامة للساعة أى نزول عيسى فى آخر الزمان علامة على قرب الساعة (أيسر التفاسير: الزخرف: ٦١)

”یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا آخری زمانے میں نازل ہونا قرب قیامت کی ایک علامت ہے۔“

التفسیر المیسر: التفسیر المیسر جو کہ سعودی علماء کی ایک جماعت نے لکھی ہے اس میں ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے:

وان نزول عيسى قبل يوم القيامة لدليل على قرب وقوع الساعة

(التفسير الميسر: الزخرف: ٦١)

”اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا قیامت سے پہلے نازل ہونا قیامت کے وقوع کے قریب ہونے کی دلیل ہے۔“

ان تفاسیر کے علاوہ بھی عربی کی بہت سی ایسی تفاسیر ہیں جن میں ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ کی تشریح کرتے ہوئے مفسرین نے اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول لیا ہے۔ مایہ ناز عربی تفاسیر کے مطالعہ کے بعد اب ہم بعض اردو مفسرین کی تفاسیر کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت مبارکہ ﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے کیا سمجھا ہے۔
موضح القرآن: شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١) ”اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا۔“

”حضرت عیسیٰ کا آنا نشان ہے قیامت کا۔“

احسن التفاسیر: سید احمد حسن محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١) ”اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا۔“

”ان آیتوں میں یہ جو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ قیامت کی ایک نشانی ہیں اس کی تفسیر بعض مفسروں نے اگرچہ یہ قرار دی ہے کہ حضرت عیسیٰ مردوں کو جو زندہ کرتے تھے یہ ان کا معجزہ قیامت کی ایک نشانی تھا کیونکہ جس طرح وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اس طرح قیامت کے دن مردے زندہ ہوں گے، لیکن صحیح تفسیر وہی ہے جس کا ذکر صحیحین میں ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اسی واسطے ان کو قیامت کی نشانی فرمایا۔“

معارف القرآن: مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزحرف: ۶۱) ”اور وہ نشان ہے قیامت کا۔“

”اکثر مفسرین نے اس آیت کا مطلب یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ آپ کا آخری زمانے میں دوبارہ تشریف لانا اور دجال کو قتل کرنا احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے احقر کے رسالہ ”التصريح بما تواتر في نزول المسيح“ اور ”مسح موعود کی پہچان“ وغیرہ کی طرف رجوع کیا جائے۔“

معارف القرآن: مولانا ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزحرف: ۶۱)

”اور بے شک وہ ایک نشان ہے قیامت کے واسطے۔“

”جمہور مفسرین کے نزدیک ’وَإِنَّهُ‘ کی ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف راجع ہے یعنی عیسیٰ بن مریم بے شک ایک علامت ہیں قیامت کے لیے اور اس سے مراد اُن کا آسمان سے نزول فرمانا اور زمین پر آنا ہے تو ان کا یہ آنا من جملہ آیات علامات قیامت ایک عظیم نشانی بنایا گیا..... حافظ ابن کثیرؒ اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے احادیث نزول کو اخبار متواترہ سے تعبیر کرتے ہوئے یہ واضح فرمایا کہ یہ تمام احادیث قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہیں اس لحاظ سے مسئلہ نزول مسیح دین کے لوازم اور ضروریات میں سے ہوا جس پر ایمان کے بغیر قانون شریعت سے کوئی شخص مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا۔“

تفسیر عثمانی: مولانا شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزحرف: ۶۱) ”اور وہ نشان ہے قیامت کا۔“

”یعنی حضرت مسیح کا اول مرتبہ آنا تو غامض نبی اسراہیل کے لیے ایک نشان تھا کہ مدون

باپ کے پیدا ہوئے اور عجیب و غریب معجزات دکھائے اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا، ان کے نزول سے لوگ معلوم کر لیں گے کہ قیامت بالکل نزدیک آگئی ہے۔

تفسیر وحیدی: مولانا وحید الزمان خان فرماتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١)

”اور بے شک عیسیٰ (کا اترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے۔“

اشرف الموحاشی: مفتی عبدہ الفلاح لکھتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١)

”اور بے شک عیسیٰ (کا اترنا) قیامت کی ایک نشانی ہے۔“

”اس وہ سے مراد اکثر مفسرین نے حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا لیا ہے، جس کی خبر بکثرت احادیث میں دی گئی ہے اور بقول شوکانی وہ حد تو اتر کو پہنچ چکی ہیں اور ابن کثیر نے بھی ان کو متواتر کہا ہے اور ان کے نزول پر اُمت کا اجماع ہے۔“

جواہر القرآن: مولانا غلام اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١) ”اور وہ نشان ہے قیامت کا۔“

”مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کا آخری زمانے میں نزول قرب قیامت کی علامت ہے۔“

تیسیر القرآن: مولانا عبدالرحمن کیلانی لکھتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١)

”اور وہ (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک علامت ہے۔“

”یعنی سیدنا عیسیٰ کی پیدائش اور پہلی مرتبہ دنیا میں آنا تو خالص بنی اسرائیل کے لیے ایک نشان تھا اور دوبارہ آنا قیامت کا نشان ہوگا۔ ان کے نزول سے لوگ معلوم کر لیں گے کہ اب قیامت بالکل نزدیک آگئی ہے۔ اکثر مفسرین نے اس آیت کا یہی مطلب لیا ہے اور بے شمار احادیث صحیحہ سیدنا عیسیٰ کے آسمان سے نزول کی تائید بھی کرتی ہیں جو بالکل قیامت کے قریب ہوگا۔“

تفسیر نعیمی: مولانا نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں:

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف: ٦١)

”اور بے شک عیسیٰ قیامت کی ایک خبر ہے۔“

”یعنی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا علامات قیامت میں سے ہے۔“ (باقی صفحہ 4 پر)